REGD No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

روزنامہ

یوم یکشنبہ

۴ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱/

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۹ تبوک ۱۳۳۶ھش ۲۹ ستمبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۳۰

تنازعہ کشمیر کی وجہ سے ایشیا کے اس تمام علاقے کو شدید خطرہ لاحق ہے

برما کے ایوانِ نائبین میں وزیر اعظم مسٹر اونو کا اعلان

رنگون ۲۸ ستمبر۔ برما کے وزیر اعظم مسٹر اونو نے کہا ہے کہ تنازعہ کشمیر کی وجہ سے ایشیا کے اس تمام علاقے کو شدید خطرہ لاحق ہے۔ کل انہوں نے ایوان نائبین میں تقریر کرتے ہوئے کہا جب تک یہ جھگڑا طے نہیں ہوتا۔ اس وقت تک اس علاقے کو محفوظ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے برما کی حکومت اس تنازعہ کی مذمت کرتی ہے اور اس بات کی خواہشمند ہے کہ یہ جلد سے جلد طے ہو جائے۔ انہوں نے کہا بے شک یہ جھگڑا ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ہے۔ لیکن اس سے برما کا بھی تعلق ہے۔ کیونکہ اس نے ہمارے علاقے کو بھی اسی طرح غیر محفوظ بنا دیا ہے۔

امریکہ کی جنوبی ریاستوں میں فوج کو تیار رہنے کا حکم

سکولوں میں حبشیوں کے داخلہ کے باعث فساد کا اندیشہ

واشنگٹن ۲۸ ستمبر۔ امریکی فوج کے ہیڈ کوارٹرز کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ امریکہ کی جنوبی ریاستوں میں یہاں کے سکولوں میں حبشی بچوں کے داخلہ پر پابندی ہٹ جانے کے فیصلہ سے تحت کشیدگی پائی جاتی ہے۔ فوج کے ریگولر یونٹس کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ اعلان کے مطابق یہ حکم اس بنا پر دیا گیا ہے کہ جنوبی ریاستوں میں کشیدگی بڑھنے اور متشددانہ سرگرمیاں شروع ہونے کا اندیشہ بڑھ گیا ہے۔ فوج کو حکم دے دیا گیا ہے۔ کہ وہ صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہے۔ دریں اثنا کل لٹل راک کے ۹ حبشی بچے فوج کی حفاظت میں ہائی سکول میں داخل ہو گئے۔ کسی ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع نہیں ملی۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ کی طبیعت سردرد کے باعث ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

— حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی طبیعت کل صبح ۸ بجے کے بعد سے اچھی رہی۔ درد وغیرہ کی شکایت نہیں ہوئی۔ رات نہایت آرام و سکون سے گزری۔ ورم میں بھی کافی حد تک تخفیف ہے۔ آج صبح بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت پُرسکون ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

— خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ لیکن نقاہت بہت ہے۔ اور گلے کی تکلیف بھی بدستور ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے۔

ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا افتتاح

"تمہاری نیت یہ ہونی چاہیئے کہ تم خدائی حکم کے تحت تفقہ فی الدین کیلئے یہاں جمع ہوئے ہو"

شریک ہونیوالے خدام سے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کا افتتاحی خطاب

ربوہ ۲۷ ستمبر۔ آج شام یہاں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام خدام کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا آغاز ایک نہایت سادہ اور پُر وقار افتتاحی تقریب سے ہوا۔ ۱۹۴۹ء کے بعد سے کہ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس کے اجراء کے متعلق ہدایت فرمائی تھی۔ یہ اپنی نوعیت کی چھٹی تربیتی کلاس ہے۔ آج شام افتتاحی تقریب کے انعقاد سے قبل ربوہ کے علاوہ مجالس کراچی، راولپنڈی۔ اور احمد نگر کے نمائندہ خدام اس میں شرکت کے لئے یہاں پہنچ چکے تھے۔ ابھی بعض اور مجالس کے خدام کی آمد بھی متوقع ہے۔ خدام کی رہائش اور کلاس کے انعقاد کا انتظام دفتر مجلس مرکزیہ کے احاطہ میں کیا گیا ہے۔

افتتاحی تقریب کا آغاز

افتتاحی تقریب کا آغاز مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم احمد صادق صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم غلام باری صاحب سیف نائب صدر دوم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حاضرین اور دیگر خدام سے خطاب کرتے ہوئے کلاس سے متعلق بعض ضروری امور بیان کئے۔ اور دینی تربیت کے پندرہ روزہ پروگرام پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی۔

آپ نے بتایا کہ امسال کراچی، کوئٹہ، حیدر آباد، خیرپور اور راولپنڈی ڈویژنوں میں بھی وہاں کی مجالس نے اسی قسم کی تربیتی کلاسیں جاری کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ اس طرح ان علاقوں کے خدام کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں تعلیم و تربیت کے

(باقی صفحہ ۸ پر)

مکرم ملک عبد الرحمن صاحب خادم کی صحت کے متعلق اطلاع

والد محترم ملک عبد الرحمن صاحب خادم کی طبیعت پچھلے دو روز سے بہت خراب ہو گئی ہے۔ معدہ کے درد میں تو کافی افاقہ ہے۔ لیکن ۲۳ ستمبر کی شام کو شدید کھانسی کی شکایت ہو گئی۔ جس کی وجہ سے تمام رات نیند بالکل نہیں آئی۔ صبح کو کھانسی کے ساتھ بلغم آئی۔ اور ساتھ ہی خون آنا شروع ہو گیا۔ بے چینی اور گھبراہٹ بہت زیادہ ہے۔ اور کمزوری بھی بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب جماعت سے استدعا ہے۔ کہ وہ والد محترم کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

ملک عبد الباسط قائد مجلس خدام الاحمدیہ گجرات

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۵۵ء

تصورِ خلافت

ذیل میں ہم روزنامہ کوہستان اشاعت ۲۳ ستمبر ۱۹۵۵ء سے ایک نوٹ بعنوان "خلافت کا نیا تصور" بلا کم و کاست درج کرتے ہیں۔ فہو ہذا :-

"مشہور خطیب اور عالمِ دین سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے شیعہ سنی نزاع کا نہایت دلچسپ حل پیش کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ جس طرح نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ اسی طرح خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر تمام ہو گئی۔ رسول اللہ خاتم النبیین تھے۔ اور حضرت علی خاتم خلافت۔ شاہ صاحب نے اس سلسلے میں یہ بھی نکتہ پیدا کیا ہے۔ کہ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیگر انبیاء سے بعد میں آنے کے باوجود ان کے سردار تھے اسی طرح حضرت علی کا بعد میں خلیفہ ہونا ان کی بزرگی پر اثر انداز نہیں ہوتا

شاہ صاحب کے اس حل کو تسلیم کرنے میں بظاہر کوئی حرج تو نہیں ہے۔ لیکن اس سے ایک نئی بحث کا دروازہ کھل جائے گا۔ اور وہ بحث یہ ہوگی۔ کہ کیا خلفائے راشدین کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم نہیں ہو سکتی؟ حالانکہ مسلمانوں کا اب تک یہ عقیدہ رہا ہے۔ کہ اسلامی خلافت ہر وقت قائم ہو سکتی ہے۔ شاہ صاحب کے اس فلسفہ کو تسلیم کر لینے کے بعد۔ چودہ سو سال کے بعد مسلمانوں کو یہ نیا عقیدہ قبول کرنا پڑے گا کہ جس طرح حضور نبی کریمؐ پر نبوت کا خاتمہ ہو گیا۔ اسی طرح خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر تمام ہو گئی۔

ہمارے خیال میں قبلہ شاہ صاحب جب یہ نکتہ پیش کر رہے تھے۔ تو ان کے ذہن میں مسئلہ کی اسلامی حیثیت کے بجائے مرزا بشیر الدین محمود کی بناسپتی خلافت کا تصور جاگزیں تھا۔ بلاشبہ شاہ صاحب کے فارمولے کو تسلیم کر لینے کے بعد بناسپتی خلافتوں کا خاتمہ تو ہو جاتا ہے۔ لیکن خلافت کا حقیقی مسئلہ بڑی طرح الجھ جاتا ہے۔

شاہ صاحب کے نانا حضور نبی کریمؐ جو دین لے کر مبعوث ہوئے تھے۔ اس کے متعلق یقیناً شاہ صاحب کا نظریہ یہ نہیں ہوگا۔ کہ وہ ایک خاص مدت کے لئے ہے۔ جب وہ صبح قیامت تک نوع انسانی کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے آیا ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ خلافت جو مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کی تشکیل اور تنظیم کا لازمی جزو ہے۔ وہ ایک خاص خلیفہ پر تمام ہو جائے۔

جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے۔ خلافت علیٰ منہاج النبوت کے متعلق یہ کہیں نہیں کہا گیا ہے کہ جو ہستی اس منصب پر فائز ہو۔ وہ لازماً خلفائے راشدین کے ہم پلہ ہو۔ یقیناً اب مسلمانوں میں حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی سیرت و کردار کے حامل لوگ پیدا نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ چاروں حضرات براہ راست آستانہ نبوتؐ کے تربیت یافتہ تھے لیکن یہ کہ ان کے بعد وہ ادارہ اور نظام ہی ختم ہو گیا۔ جو اسلام کے نزدیک اسلامی مملکت اور اجتماع کو منظم کرتا ہے۔ درست نہیں ہے۔

شاہ صاحب نے ایک خاص فرقے کو خوش کرنے کے لئے جو فارمولا پیش کیا ہے۔ اس پر یہ فرقہ بھی راضی نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ صدیوں سے ایک خاص عقیدے کا حامل چلا آ رہا ہے البتہ مسلمانوں کے ایک حصہ کا ذہن ان کی بات سے ضرور الجھ جائے گا۔"

کوہستان کے اسلامی اخلاق کے مجسمہ رئیس التحریر نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے متعلق خوش خلقی کا جو مظاہرہ کیا ہے اس کو تو ہم نظر انداز کرتے ہیں کیونکہ ان لوگوں کی یہ طبیعت ثانیہ ہو چکی ہے اس لئے وہ مجبور ہیں۔ البتہ اس نوٹ میں جو انہوں نے یہ کہا ہے کہ سید عطاء اللہ شاہ صاحب کے نئے تصور خلافت کی وجہ سے مسلمانوں کے ایک حصہ کا ذہن ضرور الجھ جائے گا ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔

اگر شاہ صاحب کے اس نئے تصور خلافت کو کہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ اسی طرح خاتم الخلفاء تھے جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور جس طرح آنحضرتؐ کی شان تمام انبیا علیہم السلام کے بعد آنے کی وجہ سے کم نہیں ہوتی۔ اسی طرح حضرت علیؓ کی شان خلافت بھی تمام خلفائے راشدینؓ کے بعد آنے سے کم نہیں ہوئی صحیح تسلیم کر لیا جائے تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کو جو لوگ خلفائے راشدین میں شامل کرتے ہیں وہ حق پر ہیں یا نہیں۔ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ آپ بھی خلفائے راشدین میں سے تھے تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس طرح خاتم الخلفاء کے بعد خلیفہ راشد آ سکتا ہے۔ اسی طرح خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیوں نہیں آ سکتا؟

یہ الجھن صرف شاہ صاحب کے اصول کی وجہ سے ہی پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ خود کوہستان کے اپنے نظریہ کی وجہ سے اور بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے جو خود اس کے ہی الفاظ میں اس طرح ہے۔ کہ

"کیا خلفائے راشدین کے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم نہیں ہو سکتی؟ حالانکہ مسلمانوں کا اب تک یہ عقیدہ رہا ہے کہ اسلامی خلافت ہر وقت قائم ہو سکتی ہے۔"

کوہستان نے جو کچھ کہا ہے وہ اس حدیث کے مطابق ہے۔ جس میں آتا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ میرے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت ہوگی۔ پھر بادشاہی اور پھر جبری حکومت اور اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوت ہوگی۔ سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے اپنی کتاب "تجدید و احیائے دین" میں اس حدیث کو حضرت امام مہدی کی بعثت کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔

کوہستان کے لئے اس حدیث کی روشنی میں سوچنے کی بات یہ ہے کہ آخر زمانہ میں جب خلافت علیٰ منہاج نبوت برپا ہوگی تو اس کی صورت کیا ہوگی کیا اس کا ظہور محض تکوینی ہوگا جیسا کہ مودودی صاحب منوانا چاہتے ہیں۔ یا تشریعی ہوگا۔ اگر یہ مانا جائے کہ محض تکوینی ہوگا تو امام مہدی علیہ السلام سے پہلے تکوینی عوامل جو خلافت علیٰ منہاج النبوۃ برپا کر سکتے ہیں کیوں معطل رہے ہیں اور صرف بادشاہ اور جبری حکومتیں ہی کیوں پرورش پا سکی ہیں۔

صاف لفظوں میں سوال یہ ہے کہ کہ اگر خلافت علیٰ منہاج النبوت حضرت مہدی علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ وابستہ ہے تو کیا اس کی وجہ یہ نہیں ہے۔ کہ امام موصوف کو نبوت کی قوتیں حاصل ہوں گی؟

معاصر کوہستان کہتا ہے کہ

"یقیناً اب مسلمانوں میں حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی سیرت و کردار کے حامل لوگ پیدا نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ چاروں حضرات آستانۂ نبوت کے تربیت یافتہ تھے۔"

اگر یہ درست ہے تو کیا اس سے معاصر یہ تسلیم نہیں کرتا کہ قرآن و سنت بذات خود ایسے اعلیٰ کردار پیدا نہیں کر سکتے دوسرے لفظوں میں یہ کہا جائے گا۔ کہ نعوذ باللہ اسلام کی تعلیم ہی ناقص ہے۔ خاص کر اس صورت میں جب ہم یہ عقیدہ رکھیں کہ خاتم الانبیاء کے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں آ سکتا یعنی ایسا نبی بھی نہیں آ سکتا۔ جو صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت کی ہی تبلیغ و اشاعت کے لئے مبعوث کیا جائے۔ غور کیجئے کہ آپ یہ اصول پیش کر کے اور عام عقیدہ ختم نبوت رکھ کر اسلامی تعلیم پر کیا ظلم کر رہے ہیں۔ جب اسلام ویسے کردار جیسے کہ وہ ایک وقت پیدا کر چکا ہے دوبارہ پیدا ہی نہیں کر سکتا۔ تو اسے کامل دین کہنے کے کیا معنی ہیں؟

قومی ترقی کیلئے آئندہ نسلوں کی صحیح تربیت نہایت ضروری ہے

اللہ تعالیٰ کی سچی محبت اور خدمتِ خلق ہمارا طرۂ امتیاز ہونا چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ سے خطاب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"میں نے بارہا جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ قومیں اگلی نسل سے بنا کرتی ہیں۔ کوئی قوم اپنی زندگی کا انتخاب نہیں کر سکتی۔ اگر اس کی اگلی نسل کارآمد۔ نیک اور محنتی نہ ہو۔ جب قوم پر زوال آتا ہے۔ تو آئندہ نسلوں سے آتا ہے۔ اور جب بھی ترقی ہوتی ہے۔ تو وہ بھی آئندہ نسلوں سے ہوتی ہے۔ اگر اولاد انسان کو حاصل ہوتی ہے تو اس خاندان کا نام رہتا ہے۔ اور اگر اچھی اولاد حاصل ہوتی ہے تو اس کے مذہب اور اس کی قوم کا نام رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو انسان کے اندر اولاد کی خواہش رکھی ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو دوام بخشنا چاہتا ہے۔ میں نے بار بار توجہ دلائی ہے کہ خدام نے کوئی ایسا رستہ نہیں نکالا جس کے ساتھ نوجوانوں کو باقاعدہ اور متواتر کام کرنے کی عادت ہو اور وہ یہ نہ کہیں کہ وقت زیادہ ہو گیا تھا اس لئے کام رہ گیا۔ بلکہ ان کے دل میں یہ احساس ہو کہ جو کام ہمارے سپرد کیا جائے ہم نے اسے ضرور کرنا ہے۔ اور اسے ختم کر کے چھوڑنا ہے۔ چاہے ڈیسک پر بیٹھے بیٹھے یا میز پر بیٹھے بیٹھے یا فرش پر بیٹھے بیٹھے یا چلتے چلتے یا کام کرتے کرتے میری جان ہی کیوں نہ نکل جائے۔ جب تک یہ مادہ اور یہ حس پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک ہم کبھی ترقی نہیں کر سکتے۔ اور کبھی بھی ہم تسلی اور اطمینان کے ساتھ یہ امانت اگلی نسل کے سپرد نہیں کر سکتے۔ احمدیت کی محبت اخلاص اور تربیت جھگڑوں سے روکتی ہے۔ مگر بعض لوگ معمولی معمولی بات پر جھگڑتے ہیں۔ عہدوں پر جھگڑ کر ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ سارا نقص اس وجہ سے ہے کہ احمدیت کی محبت دل میں نہیں۔ اگر احمدیت کی محبت ہوتی تو کچھ بھی ہو جاتا۔ وہ اس کی پروا نہ کرتے۔ یہ لوگ ہسپتالوں میں جاتے ہیں۔ عدالتوں میں جاتے ہیں۔ کہیں ان کو کمپونڈر دق کرتے ہیں۔ یہ ان ساری ذلتوں کو برداشت کرتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ ہمارے عزیز کی جان یا ہماری عزت خطرہ میں ہے۔ اگر اسلام کی جان اور اسلام کی عزت کی قدر ان کے دل میں ہوتی۔ تو یہ آپس میں ذرا ذرا سی بات پر کیوں جھگڑتے تو فرق یہی ہے کہ اپنے عزیز کی جان یا اپنی عزت ان کو زیادہ پیاری ہے اس لئے کچہریوں یا ہسپتالوں میں مجسٹریٹوں یا ڈاکٹروں کی جھڑکیاں کھاتے ہیں۔ اور ان کو برداشت کرتے ہیں۔ ان سے گالیاں سنتے ہیں اور ہنستے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ کہ حضور ہمارے مائی باپ ہیں جو چاہیں کہہ لیں۔ مگر خدا کے سلسلہ اور خدا کے نظام میں معمولی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ وہاں ہسپتال میں دائیاں اور نرسیں ان کو جھڑکتی ہیں۔ ڈاکٹر حقارت سے کہتا ہے چلے جاؤ تو یہ دروازہ کے پاس چھپ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے۔ کہ اگر میں نے اس کو ناراض کیا۔ تو میرے عزیز کی جان خطرہ میں پڑ جائے گی۔ لیکن ان کو احمدیت عزیز نہیں ہوتی اسلام عزیز نہیں ہوتا۔ اس لئے سلسلہ اور نظام کی خاطر ادنےٰ سے ادنےٰ بڑا کلمہ سننے کی تاب نہیں رکھتے۔۔ دوسری چیز محنت ہے۔ اگر ذاتوں میں احمدیت کی محبت ہوتی تو ضرور نوجوانوں کے اندر محنت کی بھی عادت ہوتی۔ مگر ان کے کاموں میں محنت اور باقاعدگی سے کام کرنے کی عادت بالکل نہیں۔ اور اگر کوئی کسی کو اچھی بات بھی کہہ دے۔ تو وہ چڑ جاتا ہے۔ کہ اس نے مجھے ایسی بات کیوں کہی ..... یہ مت خیال کرو۔ کہ تمہارے اندر معرفت کا دریا بہ رہا ہے۔ اگر تم میں سستی کم محنتی اور غفلت کا صحرا پیدا ہو گی۔ تو یہ دریا اس کے اندر خشک ہو کر رہ جائے گا۔ چھوٹی چھوٹی ندیاں بارک ہوں گی۔ جو پہاڑوں کی وادیوں میں گزر کر میلوں تک چلتی چلی جاتی ہیں۔ مگر تمہارا دریا نہ تمہارے لئے مفید ہوگا۔ اور نہ دنیا کے لئے مفید ہوگا۔ پس یہ آفت اور مصیبت ہے جس کو ٹلانا ضروری ہے۔"

(الفضل ۱۱ مئی ۱۹۴۵ء)

"احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ دوسروں سے ہمدردی کریں۔ ان کی تکلیفوں کے وقت امداد کریں۔ آگ لگنے پر آگ بجھائیں۔ کسی لڑائی کے موقعہ پر لڑائی کو رد کنے کے لئے اپنی خدمات پیش کریں ....

... احمدی نوجوان بہادری اور ایثار سے کام کریں۔ اور ثابت کر دیں کہ احمدی بزدل نہیں ہوتے اور بنی نوع انسان کے خادم ہیں دوسرے لوگ اپنی بہادری کا یہ ثبوت پیش کرتے ہیں کہ کسی کو لٹھ مارا۔ کسی کو چھری سے قتل کر دیا۔ مگر ہمارا یہ کام ہے کہ ہم غریبوں۔ بیماروں اور مصیبت زدوں کی خدمت کریں"

(الفضل ۱۳ جولائی ۱۹۳۷ء ص۵)

اللہ تعالیٰ کی محبت سب اصولوں سے بڑا اصل ہے۔ اس میں سب برکت اور سب خیر جمع ہے۔ جو سچی محبت اللہ تعالیٰ کی پیدا کرے۔ وہ کبھی ناکام نہیں رہتا۔ اور کبھی ٹھوکر نہیں کھاتا۔ نمازوں کو دل لگا کر پڑھنا اور باقاعدگی سے پڑھنا ذکر الٰہی روزہ۔ مراقبہ یعنی اپنے نفس کی حالت کا مطالعہ کرتے رہنا۔ سونا کم کھانا کم۔ دین کے معاملات میں ہنسی نہ کرنا نہ سننا۔ مخلوق خدا کی خدمت نظام کا آداب واحترام اور اس سے ایسی وابستگی کہ جان جائے اس میں کمی نہ آئے۔ اسلام کے اعلیٰ اصول ہیں۔ قرآن کریم کا مطالعہ علم کو بڑھاتا ہے۔ اور دل کو پاک کرتا ہے۔ اور دماغ کو نور بخشتا ہے۔ سلسلہ کی کتب اور اخبارات کا مطالعہ ضروری ہے۔ خدا کے رسول اور مسیح موعود اس کے خادم کی محبت خدا تعالیٰ کی محبت کا ہی جزو ہے۔ نہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسا کوئی نبی گزرا ہے۔ نہ مسیح موعود جیسا نائب الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ تقویٰ ایک اہم شے ہے۔ مگر بہت لوگ اس کے مضمون کو نہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نہ اس پر عمل کرتے ہیں۔ سلسلہ کے مفاد کو ہر دم سامنے رکھنا۔ بلند نظر رکھنا۔ مغلوبیت سے انکار۔ اور غلبہ اسلام اور احمدیت کے لئے کوشش ہماری زندگی کا نصب العین ہونا چاہیئے۔" (الفضل ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء)

تم اپنی نگاہ ہمیشہ اوپر کی طرف رکھو۔ بے شک رشتہ داری تعلقات میں ایک نظام کو قائم رکھنے کی وجہ سے بعض کو افسری ملے گی۔ اور بعض کو ماتحتی مگر تم سمجھ لو کہ اصل افسر خدا ہی ہے اور تمہاری افسری محض دکھاوے کی چیز ہے ...... اپنے رشتہ داروں کا لحاظ رکھا کرو۔ اور یہ سمجھ لو۔ کہ اگر اس وقت وہ غریب ہیں اور تم امیر تو ممکن ہے کل باری بدل جائے اور تم غریب ہو جاؤ۔ اور وہ امیر۔ پھر جو بدیں اپنے رشتہ داروں کے آگے ہاتھ جوڑتے ہیں۔ تو کیوں ابھی سے صلح و صفائی سے نہیں رہتے۔ اور پھر ان اللہ کان علیکم رقیبا کہہ کر ایک اور سبق دیا کہ معاملات کے وقت ذرا اوپر بھی نظر اٹھا لیا کرو۔ پھر امن ہی امن ہو جاتا ہے اور جھگڑا اور فساد سب مٹ جاتا ہے۔" (الفضل ۳ فروری ۱۹۳۸ء) مرسلہ فتح محمد قمر از کراچی

وکالتِ تبشیر کی طرف سے سفیر انڈونیشیا محترم محمد رشیدی صاحب کی خدمت میں

خوش آمدید کا پُرتپاک ایڈریس

مؤرخہ ۲۲ ستمبر کو سفیر انڈونیشیا متعینہ پاکستان جناب محمد رشیدی صاحب کے اعزاز میں وکالت تبشیر نے جو عصرانہ دیا تھا اس میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے انگریزی زبان میں ایڈریس پیش فرمایا تھا۔ اس ایڈریس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

عزت مآب!

یہ امر ہمارے لئے عزت اور فخر کا موجب ہے کہ ہمیں آں محترم کو ربوہ میں خوش آمدید کہنے اور آنمحترم کا دلی خیر مقدم کرنے کا موقعہ ملا ہے۔

ربوہ ایک نیا شہر ہے جو جلد جلد بڑھ رہا ہے۔ یہ اگرچہ ظاہری زیب و زینت سے معرّا ہے تاہم اسے یہ امتیازی شرف حاصل ہے کہ یہ ایک ایسا شہر ہے جسے ایمان و اخلاص کے ایک مجسم اور یادگار معجزہ کی حیثیت حاصل ہے یہ اس روحانی ورثہ سے مالامال ہے جو جسم اور روح کی ہر ضرورت اور احتیاج کو بدرجۂ اتم پورا کرنے کی ہر صلاحیت اپنے اندر رکھتا ہے اور جس کی بدولت وہ اقدار میسر آتی ہیں جو صحت مند، خوشحال اور ترقی پذیر زندگی میں نظم و ضبط برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔ یہ بستی اسلام کی اس عالمی تحریک کا مرکز ہے جو جماعت احمدیہ کے نام سے موسوم ہے اور جس کی بنیاد امام الزمان مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائی منشاء کے تحت اپنے ہاتھ سے رکھی تھی۔ اگرچہ آپ کی آواز ایک تنہا انسان کی آواز تھی جو آج سے قریباً ستّر سال قبل قادیان کی بستی سے بلند ہوئی اور جس کا انبیاء سابقین کے زمانوں میں پہلے سے قائم شدہ روایات کے مطابق لوگوں نے حقارت اور تمسخر کے ساتھ خیر مقدم کیا۔ تاہم آہستہ آہستہ غریب اور پاکباز انسانوں کے دل مائل ہونے شروع ہوئے اور اُن سے لبیک! لبیک! کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ ان مخلصین نے مسیح پاک کے ہاتھ پر عہد کیا کہ وہ دنیا پر دین کو بہر حال مقدم رکھیں گے۔ گمنامی اور تنہائی کے اس عالم میں جس کا ابھی میں نے ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو الہام پاک کے ذریعہ خبر دی

"یأتون من کل فج عمیق"

اس دن کے بعد سے کہ جب خدا نے مسیح پاک کو یہ خوشخبری سنائی کوئی دن ایسا نہیں طلوع ہوا کہ جس میں چشم فلک نے اس خوشخبری کا بڑھ چڑھ کر پورا ہونا مشاہدہ نہ کیا ہو اور آج آنمحترم کا یہاں تشریف لانا خود اس امر پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی ہر روز ایک نئے رنگ اور نئے طور پر پوری ہوتی چلی آرہی ہے۔ اسی لئے آپ کا آنا علیم و خبیر اور ہمہ قدرت خدا پر ہمارے ایمان کو اور زیادہ تقویت پہنچانے کا موجب ہوا ہے۔

۱۹۴۷ء میں جب ہندو پاکستان کے برّصغیر کو سیاسی غلامی سے نجات ملی اور یہاں اس کے ساتھ ساتھ ایک قیامت صغریٰ برپا ہوئی تو اس وقت ہمیں قادیان چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا۔ وہاں سے آنے کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو مسیح پاک علیہ السلام کے فرزند موعود ہیں ہر قسم کے اثاثہ اور وسائل سے محروم ہو جانے کے باوجود محض خداوند قدوس کی ذاتِ لم یزل پر بھروسہ کرتے ہوئے اس بنجر اور بے آب و گیاہ قطعۂ زمین کو اس لئے منتخب فرمایا کہ آپ مسیح پاک کی منتشر بھیڑوں کو یہاں پھر جمع کریں اور اسلام کی عظمت کو دنیا میں دوبارہ قائم کرنے کے لئے اپنی انتھک مساعی کو یہاں سے پھر جاری فرمائیں آپ کی اس جدوجہد کا تمام تر مقصد یہ تھا کہ دنیا میں مسلمانوں پر انتشار و انحطاط کی جو کیفیت طاری ہے اسے مؤثر طور پر روکا جا سکے۔ اور اللہ تعالیٰ نے دنیا کی رہنمائی کے لئے حقیقی اسلام کی شکل میں جو دین خالص عطا فرمایا ہے۔ اسے عزت و عظمت کا پھر وہی بلند مقام میسر آسکے جس کا وہ صحیح معنوں میں واحد حقدار ہے۔ چنانچہ آپ کی انتھک مساعی کے نتیجے میں آج

یہاں دس سال کے مختصر سے عرصہ میں ہر قسم کے مذہبی اداروں کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ چنانچہ آج اسی بنجر قطعۂ زمین پر جماعت کے گوناگوں فرائض کی سرانجام دہی کے لئے مرکزی دفاتر بھی قائم ہیں اور نونہال بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے متعدد سکول اور کالج بھی معرض وجود میں آچکے ہیں۔ پھر یہاں ایسے کتب خانے بھی موجود ہیں، جن کے ذریعہ ایسی دانش پروان چڑھ رہی ہے کہ جس میں فنّی اور سائنسی علوم قرآن مجید کی زندگی بخش حکمت سے جلاء پانے کے باعث انسانی زندگی میں ایک خوشگوار تبدیلی پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ علوم و فنون کے میدان میں اس جدوجہد اور کاوش سے مدعا یہ ہے کہ عملاً اخلاقی نظام کا ایک اعلیٰ معیار دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔

آج یہاں سے تبلیغ اسلام کے وہ عظیم الشان سوتے پھوٹ رہے ہیں کہ جن سے دنیا کا کونہ کونہ سیراب ہو رہا ہے۔ مبلغین اسلام کی آمدورفت کا ایک سلسلہ جاری ہے جو دور دراز ممالک میں جا جا کر اسلام کا پیغام پھیلانے میں ہمہ تن مصروف ہیں چنانچہ مشرقی و مغربی افریقہ کے دور دراز علاقوں مشرق وسطیٰ کے ممالک نیز سنگاپور اور انڈونیشیا کے علاوہ انگلستان، ہالینڈ، مغربی جرمنی، سوئٹزرلینڈ، سکنڈے نیویا سپین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ میں بھی ہمارے باقاعدہ تبلیغی مشن قائم ہیں ان ممالک کے نومسلموں میں ایک خاصی تعداد ایسے دردمند نوجوانوں کی ہے جنہوں نے خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی ہیں اور وہ ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد آجکل خود اپنے ملکوں اور دنیا کے دوسرے علاقوں میں باقاعدہ مبلغین کی حیثیت سے تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ افریقہ میں ہمارے اپنے سکول اور مدارس ہیں۔ لنڈن، ہیگ، ہیمبرگ، ڈبلن اور اسی طرح مشرقی اور مغربی افریقہ کے اہم شہروں میں مساجد تعمیر کرنے کی سعادت ہمارے حصہ میں آچکی ہے۔ ان میں اکثر مشنوں کی طرف سے باقاعدہ رسائل و اخبارات بھی شائع ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ مختلف ممالک کے لوگوں کو اسلام کی بیش بہا اور لازوال تعلیمات سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ خود انڈونیشیا کے احمدی مشن کی طرف سے بھی اس وقت "سینار اسلام" کے نام سے ایک اخبار شائع ہو رہا ہے۔

ہم نے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم بھی شائع کئے ہیں۔ اب تک انگریزی، ولندیزی، جرمن اور سواحیلی زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں بہت سی دیگر زبانوں میں تراجم شائع کرنے کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ خود انڈونیشی زبان میں بھی قرآن مجید کا ترجمہ ہو چکا ہے اور آجکل اس پر نظر ثانی کی جا رہی ہے۔ امید ہے نظر ثانی کا کام عنقریب مکمل ہو جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز یہ ترجمہ انڈونیشیا کے لئے اسی طرح ایک رحمت ثابت ہوگا جس طرح قرآن مجید کے دوسری زبانوں میں تراجم ان ممالک کے لوگوں کے لئے خیر و برکت کا موجب ثابت ہوئے ہیں۔

یہاں پاکستان میں ہمارے اور ہمارے انڈونیشی بھائیوں کے درمیان قدیم ثقافتی اور تاریخی روابط ہیں جنہیں ہمارے مبلغین نے اور زیادہ مستحکم کرنے میں نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان میں سے ایک انڈونیشی طلباء کا حصول تعلیم کی غرض سے یہاں آنا ہے۔ پہلا انڈونیشی طالب علم ۱۹۲۳ء میں قادیان آیا۔ اس کے بعد قادیان میں اور پھر ربوہ میں

دعائے مغفرت

میرے بھائی ملک عبد الرحمٰن صاحب کی اہلیہ عزیزہ سردار بیگم ۲۵/۹/۵۷ کو بوقت اڑھائی بجے بعد دوپہر وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی بلندی درجات اور اس کے پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

محمد شفیع نوشہروی
دار الرحمت ربوہ

انڈونیشی طلباء کی آمد کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ ان میں سے چند طلباء تو اس وقت بھی یہاں موجود ہیں۔ یہ ہمارے لئے ہرگز غیر ملکی اجنبی کی حیثیت نہیں رکھتے بلکہ یہ ہم ہی میں سے ہمارے اپنے عزیزوں کی طرح ہیں۔ بعینہٖ ہمارے متعلق یہی جذبات ان کے ہیں۔ اور یہ اس مانوس اور گھریلو ماحول میں یوں محسوس کرتے ہیں۔ کہ گویا یہ اپنے ہی وطن میں ہیں ہمیں اس بات پر فخر ہے۔ کہ انڈونیشیا میں ہمارے مبلغین نے صحیح اسلامی روح کے مطابق ہمیشہ اپنے آپ کو اہل انڈونیشیا اور ان کی قسمت کے ساتھ وابستہ کئے رکھا۔ انڈونیشیا پر جاپانیوں کے قبضے کے دوران وہ اپنے انڈونیشی بھائیوں کے ساتھ ہر دکھ اور ہر تکلیف میں برابر کے شریک رہے۔ اور انہوں نے بڑی جرأت اور جوانمردی سے ان کے دوش بدوش ہر مشکل کا مقابلہ کیا۔ اس قبضہ کے ساتھ ساتھ ہی جدوجہد آزادی کا دور شروع ہوا جس کا مقصد استعماری طاقتوں کی واپسی کو ناکام بنانا تھا اس وقت بھی ہمارے مبلغوں نے دل و جان سے آپ لوگوں کا ساتھ دیا۔ اور اس خاطر کہ آپ لوگ اپنی قسمت کے خود مالک ہوں اور اپنے معاملات کو خود ہی طے کرنے میں کلی خود مختار ہوں انہوں نے آپ لوگوں کا پورا پورا ہاتھ بٹایا۔

آنمحترم ہمارے لئے یہ امر باعث مسرت ہے۔ کہ انڈونیشیا میں ہمارے رئیس التبلیغ مکرم سید شاہ محمد صاحب بھی مختصر سے قیام کے لئے آج کل یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اور وہ اس وقت ہمارے درمیان موجود ہیں۔ انڈونیشیا کی جدوجہد آزادی میں مکرم شاہ صاحب نے جو خدمات سرانجام دی ہیں۔ وہ ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ اور مستقبل کا مورخ ان کی خدمات کو کسی صورت فراموش نہ کرتے ہوئے اعتراف کے سچے اور پُرخلوص جذبے کے ساتھ ان کا ذکر کرنے میں ایک خوشی محسوس کرے گا۔ مکرم شاہ صاحب نے اہل انڈونیشیا کے پُرتعظیم اور محبت بھرے دلوں میں ہمیشہ ہمیش کے لئے گھر کر لیا ہے۔ جدوجہد آزادی کے قائدین کے ساتھ ان کے گہرے اور قریبی تعلقات تھے۔ اور کیوں نہ ہوتے جب کہ یہ اُن کی قومی امنگوں میں برابر کے شریک تھے۔ دیگر احمدی احباب کی مدد سے انہوں نے جمہوریہ انڈونیشیا کے موقف کے برحق اور مبنی بر انصاف ہونے کے حق میں عالمی رائے عامہ کو استوار کرنے میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ اور خدمات کے اس سلسلہ کو ولندیزیوں کی واپسی اور دوبارہ قبضہ کے پُرآشوب زمانے میں بھی منقطع ہونے نہیں دیا۔ مکرم شاہ صاحب اس کمیٹی کے رکن تھے جو اقوام متحدہ کے فیصلے کی تعمیل میں ولندیزی فوجوں کی واپسی کے بعد جمہوریہ کے ازسرنو قیام کے لئے بنائی گئی تھی۔ اسی طرح یہ اُس استقبالیہ کمیٹی کے بھی رکن تھے۔ جو ولندیزیوں کے قبضہ کے دوران صدر سوئیکارنو کی رہائی کے وقت ان کے شایانِ شان استقبال کے لئے تشکیل دی گئی تھی۔ اُس وقت یہ اکیلے ہی وہ غیر انڈونیشی فرد تھے جنہیں انتقال اقتدار کے وقت جمہوریہ ریاست ہائے متحدہ انڈونیشیا کے نئے دارالحکومت جکارتہ تک صدر سوئیکارنو کی ہمرکابی کا امتیاز حاصل ہوا۔ حصولِ آزادی کی تاریخی جدوجہد میں ان تمام کارناموں کے ساتھ ساتھ مکرم شاہ صاحب موصوف نے ایک اور اہم خدمت بھی سرانجام دی۔ اور وہ یہ تھی۔ کہ یہ انڈونیشیا کے احمدی احباب میں جو ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہیں۔ برابر یہ جذبہ پیدا کرنے میں مصروف رہے کہ وہ اسلامی قوانین حیات کو جسے ہر شعبہ زندگی میں نظم و ضبط کے اساسی معیار کی حیثیت حاصل ہے ملک میں زیادہ سے زیادہ پھیلائیں تا اس کے زیر اثر عالمی اداروں میں انڈونیشیا زیادہ وقیع اور زیادہ مؤثر کردار ادا کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ اسی طرح ہماری جماعت کے دوسرے ممبران نے بھی انڈونیشیا کی حکومت اور اس کے ابنائے وطن کی بیش بہا خدمات سرانجام دی ہیں عزت مآب! ہم آپ کی تشریف آوری پر آپ کے بے حد ممنون ہیں۔ اور آپ سے پُرخلوص طور پر التجا کرتے ہیں۔ کہ آپ اپنے ہم وطنوں تک ہمارا محبت بھرا اسلام اور ہماری مخلصانہ اور نیک تمنائیں پہنچا کر ہمیں مزید شکریہ کا موقع دیں۔

(سیکرٹری احمدیہ مسلم فارن مشنز آفس ربوہ)

سیلاب زدگان کی ہر ممکن مدد فرمائیے

(از مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ صدر احمدیہ ریلیف کمیٹی سیالکوٹ)

ہر زندہ قوم اپنی شاندار روایات حسن کارکردگی اور نیک شہرت کو ہر قیمت پر قائم رکھتی ہے۔ احمدیہ ریلیف کمیٹی سیالکوٹ نے گذشتہ سیلابوں کے موقع پر جو شاندار خدمات سرانجام دی ہیں۔ اُس کے پیش نظر حکام ضلع اور دوسرے لوگوں نے بار بار ویسی ہی خدمات کی توقع کا اظہار کیا ہے۔ کل جب ڈپٹی کمشنر صاحب سیالکوٹ نے ہمارے "رائے پور" کیمپ کا معائنہ کیا۔ تو انہوں نے جہاں ہمارے کام کی بے حد تعریف کی۔ وہاں ایک دفعہ پھر مزید ریلیف کے کام کی بھی توقع ظاہر کی۔

میں احباب جماعت سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے ہاں سے حسب توفیق مالی اور گھریلو ضروریات زندگی فراہم کر کے سیالکوٹ جلد از جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جتنا نقصان اس دفعہ ضلع سیالکوٹ میں ہوا ہے۔ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا بے شمار لوگ ابھی تک بے سروسامانی کی حالت میں پڑے ہیں۔ نہ ان کا مکان رہا۔ نہ سامان رہا۔ نہ فصل رہی نہ چارہ رہا۔ آپ کی تھوڑی سی امداد بھی ان کے لئے سہارا کا موجب ہو گی۔

(نذیر احمد باجوہ)

ہفتہ تحریک جدید

مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری اعلان

چندہ تحریک جدید دفتر دوم کی سو فیصدی وصولی کے لئے ایک اور کوشش کے طور پر یکم اکتوبر تا ۷ اکتوبر ہفتہ تحریک جدید منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جن مجالس سے پہلے اس سلسلہ میں کوتاہی ہوئی ہے۔ اب کہ انہیں عزم کر لینا چاہیئے۔ کہ جیسے بھی ہوگا۔ وہ سارے کا سارا چندہ وصول کر کے تحریک جدید اور اس کے بیرونی ممالک میں مشنوں کو مالی تنگی سے کسی حد تک نجات دلا دیں گے۔

مہتمم تحریک جدید
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ولادت

میرے بڑے بھائی شیخ جلال الدین احمد صاحب تعلیم الاسلام کالج کو اللہ تعالےٰ نے پانچ بچیوں کے بعد فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو خادم دین بناوے۔ اور لمبی صحت والی عمر عطا فرماوے۔

(حمید الدین احمد انور کلرک بیت المال ربوہ)

درخواست دعا

میری بڑی ہمشیرہ سر درد کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (آمین)

(امین اختر کوٹ مغل پورہ گنج لاہور)

مراسلہ

باشندگان موضع بن باجوہ تحصیل پسرور کا مطالبہ

موضع بن باجوہ تحصیل پسرور کی پنچایت کمیٹی کی طرف سے ہمیں ذیل کا مراسلہ برائے اشاعت موصول ہوا ہے۔ (ادارہ)

بن باجوہ تحصیل پسرور کا سب سے بڑا گاؤں ہے۔ اور مغرب کی جانب ۷ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس کی آبادی تقریباً ۷۰۰۰ نفوس پر مشتمل ہے اور مکانات کی تعداد ۹۰۰ کے قریب تھی۔ یہ بدقسمت گاؤں گذشتہ دنوں سیلاب کی نظر ہو چکا ہے۔ اور اب یہاں صرف ۵۰ مکان بچے ہیں۔

گاؤں کو تباہ و برباد کرنے میں زیادہ تر نالہ ڈیک اور نالہ بڈ بائڈ کا پانی شامل تھا۔ اس پانی کے ساتھ اگرچہ دریائے راوی کے سیلاب کا پانی بھی شامل تھا۔ تاہم ان تمام جگہوں کے پانی نے مل کر اپنی سطح انتہائی بلند کر لی تھی۔ کیونکہ گاؤں کی دوسری طرف نہر (راوی مرالہ لنک) کی پٹڑی حائل تھی۔ جس نے اس پانی کو روک کر ۱۲ فٹ تک بلند کر دیا تھا۔ بدقسمتی سے نہر کے سائفن بہت کم ہونے کی بنا پر اور وہ بھی جن میں سے اکثر بند رہنے کی وجہ سے پانی کا اخراج نہ ہو سکا۔ اور بالآخر گاؤں کو اس نے تباہ کر کے ایک ڈھیر کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ دوسری طرف نہر کی پٹڑی بھی کئی جگہ سے ٹوٹ چکی ہے۔ جس کی مرمت اب ہزاروں روپے کی متحمل ہو گی۔

تعجب ہے کہ محکمہ انہار نے اس علاقہ میں پانی کے نکاس کے لئے کیوں اتنے کم سائفن رکھے ہیں۔ حالانکہ اس علاقے کے نشیبی ہونے میں کوئی امر مانع نہیں تھا جب کہ باسی والا میں جو کہ نہر کی پٹڑی سے جنوب کی طرف ۲ میل پر واقع ہے ۱۱ فٹ گہری اور فقیر چند جو کہ شمال میں ہے ۹ فٹ گہری کھدائی ہوئی تھی۔ لیکن بن باجوہ جو کہ حقیقتاً نشیبی جگہ ہے۔ جہاں سے صرف ۲ فٹ کی کھدائی کی گئی ہے۔ تا نہر کی سطح ہموار رہے اندریں حالات ظاہر ہے کہ سیلاب کی آمد سے اس جگہ کی کیا کیفیت ہو سکتی تھی۔

افسوس ہے کہ اس گاؤں میں اب تک صرف احمدیہ ریلیف کمیٹی آئی ہے جن کے خدام نے اپنی پوری کوشش سے گاؤں کے اکثر لوگوں کو ایک لائق ڈاکٹر کے ذریعے طبی امداد بہم پہنچائی۔ جنہوں نے گاؤں کی اکثر آبادی کو ملیریا، ہیضہ اور خارش جیسی موذی مرض سے بچا لیا ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے غرباء کو کپڑے تقسیم کئے ہیں۔ اور ان کی ضروریات زندگی کا دبا ہوا سامان بھی ان کے ملبوں سے نکال کر دیا ہے۔ سارا گاؤں ان کی ہمدردی کا انتہائی مشکور ہے۔ گاؤں کے لوگ ابھی تک سرکاری امداد کی راہ دیکھ رہے ہیں۔

(دستخط ممبران پنچائت بن باجوہ)

مصباح کشیدہ کاری نمبر

جیساکہ پہلے اعلان کیا گیا تھا کہ مصباح کشیدہ کاری نمبر ماہ اکتوبر میں شائع ہو رہا ہے۔ لیکن بعض وجوہات کی بنا پر پرچہ یکم ماہ نومبر کو شائع ہو گا۔ انشاء اللہ

پرچہ میں ٹیٹنگ۔ کٹ ورک۔ شیڈ ورک۔ مشین ایمبرائیڈری۔ کراس سٹیچ۔ جالی۔ کروشیا۔ تیل کا۔ موتیوں کا کام۔ شیشے کا کام۔ شلوار کے پائنچوں کے نمونے۔ دوپٹوں کے پھول۔ بچوں کے فراک قمیضوں کے گلے وغیرہ وغیرہ کے ڈیزائن ہوں گے ۔ تمام بہنوں کو چاہیئے کہ وہ پوری دلچسپی سے تعاون کریں تاکہ پرچہ اپنی پوری شان سے شائع ہو سکے جن بہنوں کا کام نمایاں ہو گا۔ یعنی اول دوم سوم آنے والی بہنوں کو انعام دیا جائیگا۔

نیز تمام مصباح کی خریداروں سے درخواست ہے کہ وہ دفتر مصباح میں لکھتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر کیا کریں۔ بصورت دیگر ہمارے لئے جواب دینا مشکل ہوتا ہے۔ اور جواب کے لئے جوابی کارڈ کا آنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ مجھے چند پرچوں کی ضرورت ہے اگر

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء

برموقعہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع ۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ تمام لجنات اماء اللہ قواعد کے مطابق اپنی نمائندگان بھجوائیں۔ پچیس عورتوں پر ایک نمائندہ بھجوائی جاسکتی ہے۔ لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ بھی اس موقعہ پر منعقد ہو گی۔ شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے تجاویز بھجوائیں۔ تاکہ ایجنڈا مرتب کیا جاسکے۔ یہ تجاویز یکم اکتوبر سے پہلے پہلے پہنچ جانی چاہئیں۔ نیز ہر لجنہ اماء اللہ سال رواں کا اپنا بجٹ کل آمد جو ان کی لجنہ کو ہوئی ہے بھجوائیں۔ نیز یہ بھی لکھیں کہ دوران سال میں انہوں نے کیا خرچ کیا ہے۔

اجتماع کے موقعہ پر فی البدیہہ اور تیاری کے ساتھ تقریری انعامی مقابلے بھی ہوں گے۔ ہر دو کے لئے نام بھجوائیں۔

فی البدیہہ تقریری مقابلہ کے لئے عنوان اسی وقت بتائے جائیں گے۔ جو مقابلہ تیاری کے ساتھ ہو گا۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل عنوان دئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک پر تقریر کرنی ہو گی۔ بیرونی لجنات کوشش کریں کہ ان کی طرف سے کافی تعداد میں ممبرات ان مقابلوں میں شامل ہوں۔ عنوانات مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) خلافت حقہ اسلامیہ (۲) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد مبارک میں جماعتی ترقی (۳) میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (۴) پردہ (۵) دعا (۶) رحمۃ للعالمین (۷) تربیت اولاد۔

اس کے علاوہ ترجمہ قرآن مجید۔ حفظ قرآن مجید۔ حدیث۔ فقہ۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تحریری مقابلہ ہو گا۔ شامل ہونے والیاں کاغذ۔ قلم۔ دوات اپنے ساتھ لائیں۔ تمام لجنات اپنی اپنی لجنہ کی سالانہ رپورٹیں یکم اکتوبر تک بھجوا دیں جس میں علاوہ شعبہ جات لجنہ اماء اللہ کی رپورٹ کے مندرجہ ذیل کاموں کی رپورٹ بھی شامل کریں۔ (۱) سارے سال میں (یعنی یکم اکتوبر ۵۶ء سے ۳۰ ستمبر ۵۷ء تک) چندہ مسجد ہالینڈ کتنا ادا کیا گیا۔ (۲) سارے سال میں مصباح کے لئے کتنے خریدار مہیا کئے۔ (۳) سارے سال میں نصرت انڈسٹریل سکول کی مشینوں کے لئے کتنی رقم ادا کی۔

براہ مہربانی سالانہ رپورٹ کے ہمراہ یہ بھی اطلاع دیں کہ آپ کی لجنہ کی طرف سے کونسی ممبر اجتماع میں شامل ہو رہی ہیں تاکہ رہائش کا انتظام کیا جا سکے۔ نیز موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

خیریت سے اطلاع دیں

مکرم چوہدری شاہ دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دیہہ چھیا متصل پڈعیدن ضلع نوابشاہ (سندھ) عمارتی لکڑی خریدنے کی غرض سے ۲۲ اگست کو جہلم گئے تھے۔ مگر آج تک وہ واپس نہیں آئے۔ نہ ان کا پتہ چل سکا ہے کہ وہ کہاں ہیں۔ سنا ہے کہ وہ قیام جہلم کے دوران احمدیہ مسجد میں آتے جاتے تھے۔ عمر قریباً ستر سال ہے۔ ایک ٹانگ کٹی ہوئی ہے۔ وہ لکڑیوں (کرچز) کے سہارے چلتے ہیں۔ احباب جماعت اور خصوصاً جماعت جہلم کے دوست اگر موصوف کے متعلق کوئی اطلاع رکھتے ہوں تو ازراہ کرم خاکسار کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ گزشتہ دنوں سیلاب کا زور بھی رہا ہے اور آپ کے پاس نقدی بھی تھی اس لئے متعلقین میں کافی تشویش پائی جاتی ہے۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو فوراً اپنی خیریت سے اطلاع دیں۔ تاج الدین امیر جماعت احمدیہ (ناظم ضلع) ربوہ

۴ کسی بہن کے پاس ہوں تو بھیج دیں۔ قیمت ادا کر دی جائے گی۔
مئی اکتوبر ۱۹۵۰ء۔ فروری مئی جون جولائی ۱۹۵۱ء۔ ستمبر ۱۹۵۳ء مارچ ۱۹۵۴ء
ستمبر اکتوبر ۱۹۵۵ء۔ مارچ فروری ۱۹۵۶ء۔ اگست ستمبر ۱۹۵۴ء

— مدیرہ مصباح —

مغربی پاکستان کو یونٹ کے مخالفوں سے نجات دلانے کی اپیل

صوبائی اسمبلی کے پچاس مسلم لیگی ارکان کا مشترکہ بیان

لاہور ۲۷ ستمبر:۔ مغربی پاکستان اسمبلی کے پچاس مسلم لیگی ارکان نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے۔ کہ وحدت مغربی پاکستان کا نظم و نسق۔ ان لوگوں کے ہاتھ میں رکھنا مناسب نہیں۔ جو یونٹ کو ختم کرنے کے عہد کا اعلان کر چکے ہیں بیان میں صدر اور وزیر اعظم سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ صوبے کا انتظام ان افراد اور جماعتوں کے سپرد کریں جو یونٹ کے انتظامی و اقتصادی منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔

بیان میں یونٹ کے متعلق صدر اور وزیر اعظم کے اعلانات کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اور وزیر اعظم سے دریافت کیا گیا ہے۔ کہ کیا وہ ایک ایسی پارٹی سے مل کر کولیشن حکومت میں کام جاری رکھ سکتے ہیں جو بنیادی اہمیت رکھنے والے معاملات میں وزیر اعظم سے اختلاف رکھتی ہے۔

اعلان نکاح

بتاریخ ۶ ۔ ۵۷ ۱۹ بروز سوموار مکرم بھائی تاج الدین صاحب چک ۹ شمالی سرگودھا کے لڑکے ماسٹر محمد صدیق صاحب انور کا نکاح مکرم اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار کی لڑکی خورشید پروین اختر سے مبلغ پانچ صد روپے حق مہر پر مکرمی بابو محمد بخش صاحب قائمقام پریذیڈنٹ محلہ دارالنصر ربوہ نے پڑھا۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ اس نکاح کو بابرکت بنائے۔ (آمین)

(عبداللطیف خوشنویس گولبازار ربوہ)

کپاس کی پیداوار میں اضافہ

لاہور ۲۷ ستمبر۔ غیر سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ۵۶ء میں سابق پنجاب کے علاقہ میں انیس لاکھ ساڑھے چھ ہزار ایکڑ رقبہ کپاس کیلئے زیر کاشت لایا گیا۔ اور اس سے سترہ لاکھ ستاسٹھ ہزار سات سو گانٹھیں کپاس دستیاب ہوئی۔ جو گزشتہ سال کی نسبت گیارہ فیصد زیادہ ہے۔ کپاس کی پیداوار میں یہ اضافہ ۵۶ء میں سازگار موسم کی وجہ سے ہوا۔

سیکرٹریٹ میں نیشنل بنک کی شاخ

لاہور ۲۷ ستمبر نیشنل بنک آف پاکستان نے مغربی پاکستان سول سیکرٹریٹ میں اپنی ایک شاخ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چیف سیکرٹری حکومت مغربی پاکستان دس بجے صبح سول سیکرٹریٹ میں نیشنل بنک کی شاخ کا افتتاح کریں گے۔

ڈھاکہ کے جلسے میں یونٹ توڑنے کی حمایت

ڈھاکہ ۲۷ ستمبر:۔ کل یہاں نیشنل عوامی پارٹی کے لیڈر مولانا عبدالحمید خاں بھاشانی کی زیر صدارت جلسہ عام میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں ون یونٹ کو توڑنے کے متعلق مغربی پاکستان اسمبلی کی سفارش کا خیر مقدم کیا گیا۔ قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ یونٹ عوام کی رائے معلوم کئے بغیر ان پر مسلط کر دیا گیا تھا اس لئے صوبائی اسمبلی کا اقدام بالکل درست ہے۔

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نوویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۲	۱۳½
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵	۶½	۸	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¼							
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¼							

نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔

(جنرل مینیجر)

بھارت کے تیرہ میں سے آٹھ صوبوں میں حکومت کے خلاف ہنگامے

مشرقی پنجاب کا لسانی تصادم سب سے خطرناک ہے

نئی دہلی ۲۷ ستمبر۔ بھارت کے تیرہ صوبوں میں سے آٹھ صوبوں میں آجکل کسی نہ کسی شکل میں ہنگامے ہو رہے ہیں۔ اور حکومت کے خلاف سول نافرمانی کی تحریکیں چلائی جا رہی ہیں۔ جن کی وجہ سے لوگ افراتفری کے عالم میں ہیں مقامی حکام پریشان ہیں اور نظم و نسق کی مٹی خراب ہو رہی ہے۔

ان ہنگاموں، تحریکوں اور ایجی ٹیشنوں میں مشرقی پنجاب کی زبردست ہندی ایجی ٹیشن کی لسانی جنون پسندی سے لے کر آسام میں تیل صاف کرنے کا کارخانہ قائم کرنے تک کے امور شامل ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ اشتعال پذیر اور تشدد آمیز مشرقی پنجاب کی ہندی ایجی ٹیشن ہی ہے جس میں فرقہ وارانہ فسادات کے امکانات سب سے زیادہ ہیں یہ ایجی ٹیشن شروع ہوئے تین ماہ سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔ صوبائی حکومت اور مرکزی لیڈروں کو امید تھی کہ یہ تحریک اپنی موت آپ مر جائے گی۔ مگر اب تک ان امیدوں کو ناکامی ہی ہوئی ہے۔ اب تک اس میں ایک شخص ہلاک ہو چکا ہے۔ درجنوں بلکہ سینکڑوں کو شدید چوٹیں آئی ہیں اور کم از کم دس ہزار اشخاص اپنی گرفتاریاں پیش کر چکے ہیں۔ جن میں سے تین ہزار آجکل مختلف جیلوں میں قید کے دن کاٹ رہے ہیں۔ ان ستیہ گرہوں کے علاوہ جن سنگھ اور آریہ سماج کے سارے لیڈر انتناعی نظر بندی کے قانون کے تحت جیلوں میں بند ہیں۔

فرقہ وارانہ فسادات کا خطرہ

مشرقی پنجاب میں ہندی ایجی ٹیشن کے وسیع ہو جانے کا خطرہ درپیش ہے۔ کیونکہ اب یہ ایجی ٹیشن چلانے والی ہندی رکھشا سمیتی نے سارے صوبے میں پابندیوں کو توڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب ستیہ گرہوں کے جتھے یو۔پی راجستھان، بہار اور مدھیہ پردیش سے مشرقی پنجاب پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔ اس ایجی ٹیشن کے داعیوں کا یہ مطالبہ ہے۔ کہ مشرقی پنجاب کے لئے واحد زبان کا فارمولا طے کیا جائے بچوں کو جس زبان میں تعلیم دلانی ہو۔ اس کا انتخاب بچوں کے والدین پر چھوڑ دیا جائے۔ دو میں سے کسی زبان کے سیکھنے کو لازمی قرار دیا جائے

مشرقی پنجاب میں پنجابی بولنے والے سکھوں کی بھاری تعداد آباد ہے، وہ ہندی کو صوبے میں مطلوبہ حیثیت دینے کے سخت مخالف ہیں۔ اور اس کے مقابلے میں اپنی زبان پنجابی کو نمایاں حیثیت دلانا چاہتے ہیں۔ مرکزی لیڈروں نے سکھ اقلیت سے کچھ وعدے بھی کر رکھے تھے۔ جن کی تکمیل میں وہ تاخیر کر رہے ہیں اب دونوں طرف کے مطالبے زوروں پر ہیں پنجابی اور ہندی کی آویزش کے متعلق ڈر ہے کہ اگر اس نے سکھوں اور ہندوؤں کے درمیان فرقہ وارانہ فسادات اور ہنگاموں کی شکل اختیار کر لی۔ تو صورت حال خطرناک اور تکلیف دہ ہو گی۔ مرکزی حکام اور صوبے کی کیرون وزارت اس لحاظ سے بے حد پریشان اور سراسیمہ ہیں۔

دولت مشترکہ کی پارلیمنٹری کانفرنس

کولمبو، ۲۷ ستمبر دولت مشترکہ کے ممالک کی جو پارلیمنٹری کانفرنس اس سال ۱۰ دسمبر تک نئی دہلی میں ہو رہی ہے۔ اس میں سیلون کی نمائندگی وزیر اعظم مسٹر سولمن بھنڈرانائیکے کریں گے۔ اس کانفرنس میں کل ۱۳۰ نمائندے شریک ہوں گے۔ جن کے میزبان بھارت پاکستان اور سیلون ہوں گے

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کے برادر خورد مرزا محمد شریف بیگ صاحب ساکن ہنو کی عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اب چند دنوں سے میو ہسپتال میں برائے علاج داخل ہیں۔ ڈاکٹروں نے پھیپھڑے کا اپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب کرام اور صحابہ کرام سے درخواست ہے کہ کامیاب اپریشن ہونے کے لئے دعا فرمائیں نیز مولا کریم اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ عطا کرے۔ (مرزا نذیر علی کارکن صدر انجمن احمدیہ)

۲۔ میرے والد محترم مولوی عظیم تادر صاحب حرف ساہنگی ضلع شیخوپورہ ایک عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس کا افتتاح (بقیہ صاول)

اس اہم پروگرام سے مستفید ہونے کا موقع ملے گا اور وہ اس قابل ہو سکیں گے کہ اپنے فرائض کو زیادہ خوش اسلوبی سے ادا کر سکیں۔

مکرم شمس صاحب کا افتتاحی خطاب

آخر میں صاحب صدر مکرم شمس صاحب نے کلاس میں شریک ہونے والے خدام سے خطاب کرتے ہوئے انہیں نصیحت فرمائی کہ وہ کلاس میں اس نیت سے شریک ہوں کہ وہ خدا تعالےٰ کے حکم کے تحت اپنے اندر دین کی سمجھ پیدا کرنے کی غرض سے یہاں جمع ہوئے ہیں۔

تقریر کے آغاز میں آپ نے فرمایا کہ انسانی اعمال کا مدار نیت پر ہوتا ہے اگر کوئی کام کرتے وقت انسان کی نیت نیک ہو۔ تو نہ صرف یہ کہ اس کی محنت ٹھکانے لگتی ہے۔ بلکہ خدا اس کو نیت کا ثواب بھی دیتا ہے۔ برخلاف اس کے اگر نیت نیک نہ ہو تو اچھے سے اچھا کام بھی دینی لحاظ سے اس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اس امر کو مثالوں سے واضح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ دیکھو نماز کی ادائیگی اللہ تعالےٰ کے نزدیک نہایت پسندیدہ چیز ہے۔ لیکن انسان کے لئے اس کا اچھا اور مفید ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ نماز ادا کرنے میں انسان کی نیت نیک ہو۔ اگر کوئی شخص محض دکھاوے کے لئے نماز پڑھتا ہے۔ تو یہی نماز جو انسان کو ہر برائی سے بچانے کا ذمہ لیتی ہے۔ اس کے لئے ہلاکت کا موجب بن جاتی ہے۔ اسی طرح کھانا کھانے اور دیگر اشیاء خوردنی کی مثال بھی پیش کی جا سکتی ہے ان چیزوں کو ایک کافر بھی کھاتا ہے اور ایک مومن بھی کھاتا ہے لیکن دونوں کے کھانے میں ایک فرق ہے۔ کافر اپنے نفس کے لئے کھاتا ہے اور مومن اس لئے کھاتا ہے کہ خدا کا حکم ہے۔ کلوا واشربوا اب فعل ایک ہی ہے۔ لیکن نیت مختلف ہے۔ نیتوں میں اختلاف کی وجہ سے ایک خدا کے نزدیک اجر کا مستحق ٹھہرتا ہے اور دوسرا اسی فعل کی بنا پر کسی اجر کا مستحق نہیں ٹھہرتا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ نیت ایسی چیز ہے جس سے کافر اور مومن کے افعال میں امتیاز پیدا ہوتا ہے۔ پس خدام کو جو مختلف علاقوں سے دینی تربیت حاصل کرنے کی غرض سے یہاں آئے ہیں اس کلاس میں شامل ہوتے وقت یہ نیت کرنی چاہیئے کہ وہ اپنا اور اپنی مجلس کا نام کرنے کی خاطر نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کے حکم کے تحت یہاں آئے ہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون۔ یعنی انہوں نے ایسا کیوں نہ کیا کہ ہر جماعت میں سے کچھ لوگ ایسے نکلتے جو دین کی سمجھ پیدا کرنے اور جب وہ اپنی قوم میں واپس جاتے تو انہیں ڈراتے تاکہ وہ بھی برے کاموں سے بچتے۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مکرم شمس صاحب نے فرمایا اگر تمہاری نیت یہ ہوگی کہ تم خدا کے حکم کے تحت یہاں جمع ہوئے ہو اور اسی جذبے کے تحت عبادت بجا لاؤ گے اور دینی علوم کی تحصیل میں مصروف ہو گے تو تم دوہرے اجر کے مستحق قرار پاؤ گے۔ تمہیں دین بھی حاصل ہوگا۔ اور خدا کی طرف سے نیت کا ثواب بھی ملے گا۔

دوران تقریر میں آپ نے اسلامی تاریخ کے بعض ایمان افروز واقعات کی روشنی میں اس امر کو بھی واضح فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اللہ تعالےٰ کے اس حکم پر کس شان سے عمل کیا اور بعد میں لوگوں کو راہ راست پر لانے میں کیسے کیسے کارہائے نمایاں سرانجام دئے۔ بعدہٗ آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح افتتاحی تقریب کے اختتام پر تربیتی کلاس کے پروگرام پر باقاعدہ عمل شروع ہوا۔

تربیتی پروگرام پر عملدرآمد کا باقاعدہ آغاز

خدام نے پہلے مغرب اور پھر عشاء کی باجماعت نماز ادا کی نیز اس دوران میں کھانے سے فارغ ہونے کے بعد امکان نبوت در خیر امت کے موضوع پر ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک محترم مولانا محمد نذیر صاحب لائلپوری کا نہایت فاضلانہ لیکچر توجہ اور انہاک سے سنا اور ساتھ ساتھ اس لیکچر کے نوٹ بھی مرتب کئے۔ دس بجے کے قریب شب بخیر کے ساتھ پہلے روز کی کاروائی اپنے اختتام کو پہنچی

خدام حسب معمول پندرہ دن پہلے سے مقررشدہ پروگرام کے تحت نمازوں تہجد۔ ذکر الہٰی اور علمی سلسلہ سے دینی علوم کی تحصیل میں بسر کریں گے۔

مدراس میں پچاس دیہات جلائے گئے

نئی دہلی ۲۷ ستمبر۔ مدراس کے وزیر داخلہ نے بتایا ہے کہ ہریجنوں اور اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کے درمیان حالیہ فسادات میں ضلع رام ناتھ پورم کے پچاس دیہات جلا کر خاک کر دئے گئے ہیں اور بہت سے دوسرے دیہات ویران ہو چکے ہیں، کیونکہ ان کی ساری آبادی جان بچانے کے لئے گھر بار چھوڑ کر بھاگ گئی ہے۔

وزیر داخلہ نے جو متاثرہ علاقے کے دورے کے بعد واپس آئے ہیں۔ مزید بتایا کہ اب بھی تمام علاقے میں زبردست کشیدگی پھیلی ہوئی ہے اور موجودہ تھوڑا بہت سکون کسی بڑے طوفان کا پیش خیمہ ہے۔

مسٹر سہروردی کا عزم لاہور

لاہور ۲۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی ۵ اکتوبر کو لاہور آئیں گے۔

موجودہ پروگرام کے مطابق آپ دو ایک دن لاہور میں قیام کرنے کے بعد کاکول جائیں گے۔ جہاں آپ فوجی کیڈٹوں کی سالانہ پریڈ کا معائنہ کریں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵